دائرہ اور خط

صلیب کی بدولت آزادی کی سمت رہنمائی

مصنف: ڈاکٹر چارلس آر۔ سولومن

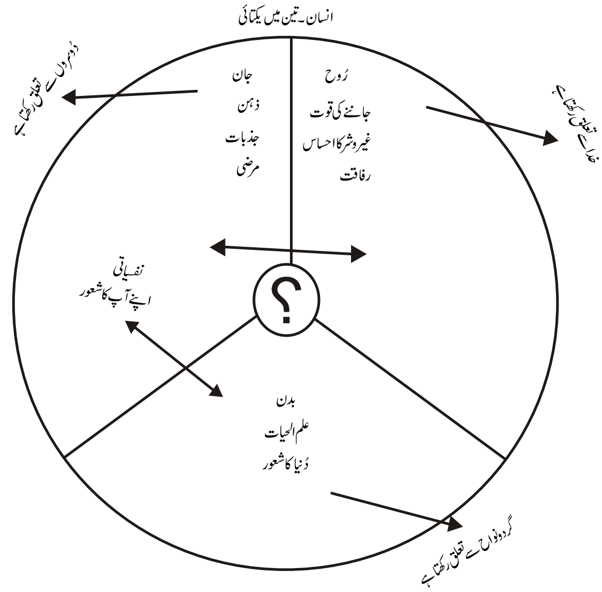

ان سطور کو پڑھنے کے موقع پر ممکن ہے آپ پریشانی یا اضطراب کے درمیان ہوں۔ ہوسکتا ہے انسان نے جواب دے دیا اور خدا سے مدد کا بھی دور دور تک کوئی نشان نہیں ملتا۔ ممکن ہے آپ نے ایسے حالات میں پرورش پائی ہو جہاں آپکو وُہ محبت نہ ملی جسکی آپکو ضرورت تھی۔ ممکن ہے آپ کو اپنی ہی ذات سے ان بن ہو اور آپ اپنے آپ کو پسند نہ کرتے ہوں۔

بے مقصد اور ادھوری زندگی اداسی اور آزردگی کی دلدل میں دھکیل دیتی ہے۔ اس کیفیت سے اکتا کر کچھ حضرات خودکشی کے خیالات پر غور وخوض شروع کر دیتے ہیں۔ المختصر اگر آپ مایوسی اور ناامیدی کا شکار ہوں تو یہ پیغام آپ کی ضرورت کے عین مطابق ہے اور ذہنی اور قلبی آزادی میں رہنما ہوگا۔

آپ سے خدائے ذوالجلال کی لامحدود محبت کا یہ کمال تھا کہ اس نے خداوند یسوع مسیح کو بھیجا۔ وُہ صلیب پہ آپ کے گناہوں کی خاطر موا۔ خدا نے اسے مردوں میں سے زندہ کیا تا کہ سب کچھ جو فتح مند اور خوشحال زندگی کے لئے درکار ہے آپ کو عطا فرمائے۔ آج یا تو آپ یہ مانتے ہیں کہ اسکی صلیبی موت سے خدائے پاک کے عدل کی تسکین ہوئی تا کہ مفت آپ کے گناہوں کی معافی ہو اور یا آپ یہ نہیں مانتے۔ اگر آپ ان میں سے ہیں جنکا یہ اعتقاد نہیں تو یہ سادہ پیغام، جسے خاکوں کے ذریعے واضح کیا گیا ہے آپکی زندگی کو تبدیل کرسکتا ہے۔ یہ انقلاب آپ کی زندگی میں اس وقت آئے گا جب آپ خداوند یسوع مسیح کو اپنی زندگی میں قبول کریں گے۔

ممکن ہے آپ نے گناہوں کی معافی کے لئے مسیح پر توکل کیا ہو مگر آپ جدوجہد سے دوچار اور شکست خوردہ ایماندار ہیں۔

اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی آپ کی کیفیت کو بیان کرتی ہے تو برائے مہربانی ذیلی خیالات کا مقدس بائبل کی روشنی میں مطالعہ کیجیے۔ اسکے ساتھ ہی دل سے دعا کریں کی ان سچائیوں کی سمجھ بوجھ کے لئے حق تعالیٰ آپ کے ذہن وقلب کو روشن کرے۔

آپکی بناوٹ

دائرہ کا خاکہ بیان کرتا ہے کہ انسان روح، جان اور بدن پر مشتمل ہے۔

(ا۔ تھسلنیکیوں ۵ :۲۳) بدن کے ساتھ خواس خمسہ کے ذریعے ہمارا گردونواح سے رابطہ ہے۔ جان یا شخصیت کا تعلق، ذہن، قوت ارادی اور جذبات سے ہے۔ جان کے وسیلے ہم ایک دوسرے سے رابطہ کرتے ہیں۔ روح کے ذریعے ہم اپنی صلاحیتوں، حدود اور ماحول سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب ہم روح القدس کے وسیلہ سے نئی پیدائش کا تجربہ کرتے ہیں۔

The Wheel Diagram دائرہ کا خاکہ

دائرہ کا خاکہ

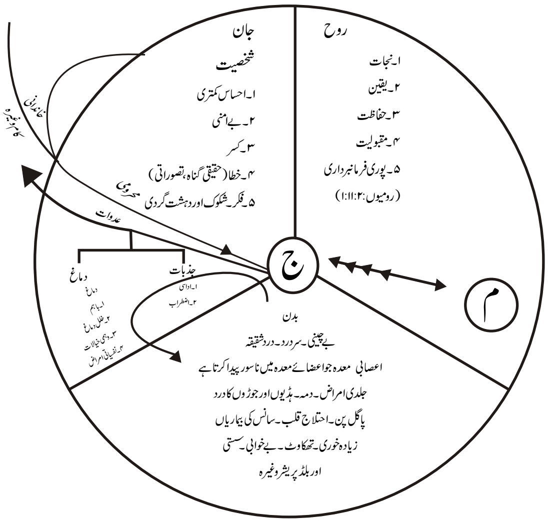

نوٹ: کتاب عنوان "Handbook to Happiness and You"
میں ایسا مواد موجود ہے جو شخصی مشورت کے لئے اور انٹرویو کے لئے کام میں لایا جا سکتا ہے۔

روح یا تو آدم سے متعلق ہے جو خطا کرنے سے خدا کے خاندان سے خارج ہو گیا (خط کے خاکہ کو ملاحظہ فرمائیے) یا مسیح سے جس کی بدولت وُہ خدا کے خاندان میں پھر داخل ہو جاتا ہے۔

دنیا میں ہم بحیثیت آدم کی اولاد جنم لیتے ہیں اور اس کی ذات میں شریک ہیں۔ مطلب یہ کہ ہماری روحیں خدا کی طرف سے مردہ مگر شیطان کی طرف سے زندہ ہیں۔ ہم نا مناسب خاندان میں ہیں۔ ہماری زندگیاں ہمارے اولین باپ آدم سے ہیں اور ایک اٹوٹ لڑی کے وسیلے واپس اسکی طرف جاتی ہیں۔ اس لئے جب اس نے گناہ کیا تو ہم اس میں تھے۔ سو جسمانی جنم سے پیشتر ہی ہم گناہگار تھے۔ اس صورت حال میں جب ہم گناہ کرتے ہیں یہ فطری فعل ہوتا ہے۔

(رومیوں ۳:۲۳) وُہ زندگی جو آدم میں رہتی ہے۔ آخر کار جہنم میں جائیگی۔ جسے خاکہ میں دکھایا گیا

ہے۔(رومیوں ۲۳:۶) اگر چہ انسانی نقطہ نظر سے ہم کتنے ہی نیک کیوں نہ ہوں ہم خدا سے جدا ہیں۔ روحانی پیدائش کے وسیلے ہم خدا کے خاندان میں پیدا ہوتے ہیں۔

آپکی ضروریات

دائرہ کے خاکہ میں لفظ "نجات" ہماری روحانی پیدائش کی اہم ضرورت کو پیش کرتا ہے۔یہی وہ طریقہ ہے جس سے ہم آدم کی زندگی سے نکل کر مسیح کی زندگی میں داخل ہوتے ہیں۔مسیح کی زندگی ابدی زندگی ہے جسے خط کے خاکہ میں دکھایا گیا ہے(یوحنا ۳:۳) روحانی پیدائش کے لئے یہ تسلیم کرنا یا اقرار کرنا لازم ہے کی ہم نامناسب زندگی میں ہیں اور اسی سبب سے پیدائشی طور پر گنہگار ہیں اور گناہ کرنے سے باز نہیں رہتے۔ ضرور ہے کی ہم اپنی زندگیوں میں مسیح کو آنے کی دعوت دیں۔کیونکہ وہ ہمارے گناہوں کی خاطر موا۔وہ سب جو ایمان کے وسیلہ سے مسیح کی روح کو اپنی روحوں میں قبول کرتے ہیں۔وہ اس کے ساتھ ایک روح ہو جاتے ہیں (۱۔کرنتھیوں ۱۷:۶) اب، آزمائش پر غالب آنے اور اپنی زندگیوں میں خدا کے اطمینان کا تجربہ کرنے کی غرض سے انہیں اپنی نجات کا یقین (۲) ہونا لازم ہے۔ضرور ہے کہ یقین کی بنیاد خدا کے بے خطا اور مطلقہ کلام پر ہو ورنہ یہ جلد ہی جاتا رہے گا۔

بہت سے لوگوں کو ذہنی طور پر معلوم ہے کہ وہ خداوند یسوع مسیح پہ ایمان لائے ہیں پر ابھی تک ان میں حقیقی یقین کی کمی ہے سبب یہ ہے کہ انہوں نے کبھی محسوس نہیں کیا کہ ان کو گناہوں سے چھٹکارا مل چکا ہے۔زندگی میں ان بن رہتی ہے۔کشمکش اور باطنی لڑائیوں کا سبب اکثر و بیشتر بچپن میں رد کئے جانے میں پایا جاتا ہے۔جذبات میں بحران رہتا ہے اور باطن میں جنگ لگی رہتی ہے۔ہماری حالت اور حقائق کے درمیان یکجہتی نہیں بلکہ تضاد پایا جاتا ہے۔ان حقائق کا ذکر مقدس بائبل میں ہے اور دنیا میں بھی موجود ہے۔اس کا قوی امکان ہے کہ جس طرح ہم چیزوں کو محسوس کرتے ہیں انکی اصلیت میں فرق ہو۔یہ چپقلش اس وقت تک رہے گی جب تک مسیح ہماری زندگی کے تخت پہ حکومت نہ کرے۔صرف وہی مجروح جذبات کو شفا دینے پر قادر ہے۔خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کے ساتھ ان کا ایک محفوظ اور ابدی روحانی ناطہ ہے(یوحنا ۲۴:۵) اور یہ کہ وہ اس محفوظ رشتہ پر بھروسہ کر سکتے ہیں اور (۳) اس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

اگر چہ بہت سے ایماندار یہ جانتے ہیں کہ انہوں نے مسیح کو قبول کر لیا ہے تو بھی چند ہی سمجھتے اور اس حقیقت کا تجربہ کرتے ہیں کہ وہ مسیح کے مقبول اور پیارے ہیں۔اکثر کو مقبول ہونے کے لئے مشقت اٹھانے پر مجبور

کیا گیا۔اب اسی انسانی بنا پر وُہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا کو پسند آنے اور اسکا مقبول نظر ہونے کے لئے انہیں کام کرنا ہے۔(۴) اگرچہ ایماندار پورے طور پر مسیح کی زندگی کے وسیلے سے پہلے ہی مقبول اور عزیز ہیں (افسیوں ۱:۶) تو بھی وُہ اپنی مقبولیت یا پاک ٹھہرائے جانے کو قبول نہیں کرتے۔(۲ کرنتھیوں ۵:۲۱) چند وہ ہیں جو پوری فرمانبرداری (۵) کے عزم کے ساتھ اپنی زندگیاں خداوند یسوع مسیح کے حوالے کر دیتے ہیں۔اس اٹل فیصلے سے جس میں وہ خدا کو پورا اختیار دیتے ہیں کہ وہ انکی زندگیوں کے ساتھ، انکی زندگیوں میں اور انکی زندگیوں کے وسیلہ سے جو چاہے سو کرے۔وہ اپنے تمام حقوق سے دست بردار ہو جاتے ہیں۔

کئی بار ایسا فیصلہ کرنے کے بعد حالات اسقدر خراب ہو جاتے ہیں کہ درہم برہم ہونے کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ہل چل کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ہماری درخواست کے مطابق خدا ہماری زندگیوں کو اپنے قابو میں لے لیتا ہے اب جو اسے پسند نہیں اسکی توڑ پھوڑ شروع ہو جاتی ہے۔اسکا قبضہ اسی صورت میں ہوگا جب ہمارا قبضہ نہ رہے گا۔یہ سلسلہ شاذ و نادر ہی خوشی کا باعث ہوتا ہے۔ہماری زندگیوں سے ہمارے اختیار کو ختم کرنے کے لئے جن اشخاص اور حالات کو خدا استعمال کرتا ہے وہ بذات خود روحانی نہیں ہوتے۔کبھی کبھی یوں لگتا ہے کہ ہم ناحق مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں لیکن یاد رہے کہ یہی وہ دکھ درد ہیں جو ہماری زندگیوں میں خدا کے مقاصد کی تکمیل کرتے ہیں (۱۔پطرس ۲:۲۰۔۲۱ اور فلپیوں ۱:۲۳۔۳۰)

دکھ درد گویا وُہ کٹھالی ہیں جو اس پاکیزگی کو پیدا کرتے ہیں جس کے ہم آرزومند ہیں۔ایماندار کے لئے خدا کا مقصد اسے مسیح کا ہمشکل بنانا ہے (رومیوں ۸:۲۹) اس مشابہت کو پیدا کرنے میں مصیبت کو عمل دخل ہے۔"سب چیزیں" جن کا رومیوں ۸:۲۸ میں ذکر ہے اور مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں، گزرے واقعات کے سوا، کبھی کبھی بذات خود بھلی دکھائی نہیں دیتیں۔

آپ کا باطنی تصادم یا بحران

دائرہ کے خاکہ کے مرکز میں حرف "خ" خودی کے قابو میں زندگی یا خود نما زندگی کو ظاہر کرتا ہے۔بہت سے ایمانداروں کی زندگیوں میں انکے تمام ترمسیحی تجربہ پر خودی کا غلبہ ہوتا ہے۔انفرادی طور پہ خودی فرق فرق روپ لے کر اپنی نمود و نمائش کرتی ہے اسکی کوشش ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی مادی شے یا شخص کے ذریعے یا منفی یا مثبت طریقہ سے اپنی ضرورت پوری کرے۔خودی اور خدا میں بیر ہے۔جب کوئی خودی میں رہتا ہے اور خود پسندی کے قابو میں ہوتا ہے تو زر مادی اشیا، کامیابی، شہرت، شہوت، قوت اور اس طرح کی بے شمار اور

چیزیں اسکی زندگی کا مقصد بن جاتی ہیں اور زندگی کو محرک کرتی ہیں۔لہذا خودی ایماندار کی وہ کوشش ہے جس سے وہ مسیحی زندگی اپنے بل بوتے پر بسر کرتا ہے۔اس سبب سے مسیحی کے لئے خودی ایک نہایت ہی سنجیدہ مسئلہ ہے۔

یہ مسئلہ بت پرستی کی حد تک سنجیدہ ہے کیونکہ مسیح کی جگہ کوئی اور چیز زندگی کا مرکز بن جائے تو یہ بت نہیں تو کیا ہے! چاہے ہماری اپنی ذات ہی کیوں نہ ہو۔خداوند یسوع مسیح کے سوا جسے بھی آپ دل کے تخت پر بٹھاتے ہیں وہ بت کے برابر ہے۔لازم ہے کے خدا خودی کے ساتھ سختی سے پیش آئے خدا ایماندار پہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ خود پرستی کی زندگی سے نمٹنے کا اہل نہیں۔ایک مقام پر ایماندار اپنے ماحول کو ناقابل برداشت پاتا ہے اور خودی میں رہنے سے دست بردار ہو کر خودی کی زندگی سے مسیح کی زندگی کا تبادلہ کرنے کو رضامند ہو جاتا ہے۔جب تک خودی کسی فرد کی زندگی میں حکمران رہتی ہے باطنی کشمکش،لڑائیاں اور تضادات جاری رہتے ہیں۔دائرہ کے خاکہ میں جان (شخصیت) کے حصہ میں اس کشمکش کا بیان ہے۔وقت کے ساتھ بڑھتی ذمہ داری کے ہمراہ ان تضادات کی حالت بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے۔کبھی کبھی نفس پر قابو پاتے ہوئے خودی کی ایسی تربیت کر دی جاتی ہے کہ وہ ماحول سے نمٹ لیتی ہے مگر خوشحال اور پر مسرت زندگی کا اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ذہنی کشمکش اور خطا کاریاں، مجرمانہ زندگی چاہے حقیقی ہو یا خیالی،مل کر خودی کے قابو میں زندگی کو نت نئی ابتری اور بحران میں مبتلا کرتی رہتی ہیں۔اس ابتری سے نمٹنا لازم ہے۔کچھ لوگ اس کشمکش کا اظہار دوسروں پر الزام تراشی اور ذہنی کوفت دینے سے کرتے ہیں۔ان قباحتوں کی صورت لفظی یا فعلی ہو سکتی ہے۔کچھ انتقامی کاروائی سے گھبراتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو دشمنی کو سینے میں دبائے رکھتے ہیں کچھ غم و غصے اور باطنی ابتری کو اس لئے دبا لیتے ہیں کیونکہ وُہ ہر مسئلہ اور غصہ دلانے والی بات کا اپنے آپکو مورد الزام ٹھہراتے ہیں۔دشمنی اور مایوسی کو دبانے کے نتیجہ میں ذہن اور جذبات دونوں متاثر ہوتے ہیں۔غصے اور عداوت کو اندر ہی اندر پی لینے کے باعث جذبات میں فکر و تردد جنم لیتا ہے۔کچھ اشخاص اپنی ذہنی صلاحیتوں کو حقیقت کا انکار کرنے اور غلط بیان دینے میں لگا دیتے ہیں۔اسطرح وُہ خودی کی زندگی کے بنیادی مسئلہ سے نمٹنے کی بجائے فرار کی راہ نکال لیتے ہیں۔

جب نفسیاتی تصادم کا بروقت علاج نہیں ہوتا اور باطن میں جنگ و جدل جاری رہتا ہے تو جیسے خاکہ میں بیان کیا گیا ہے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔یہ جسمانی بیماریاں اگرچہ حقیقی ہوتی ہیں تو بھی درحقیقت یہ کسی نہ کسی گہرے مسئلہ کی علامتیں ہوتی ہیں۔اور یہ گہرا مسئلہ خودی کی زندگی ہے۔خط کے خاکہ میں ان

نفسیاتی مسائل کا بیان ہے۔

خط کا خاکہ

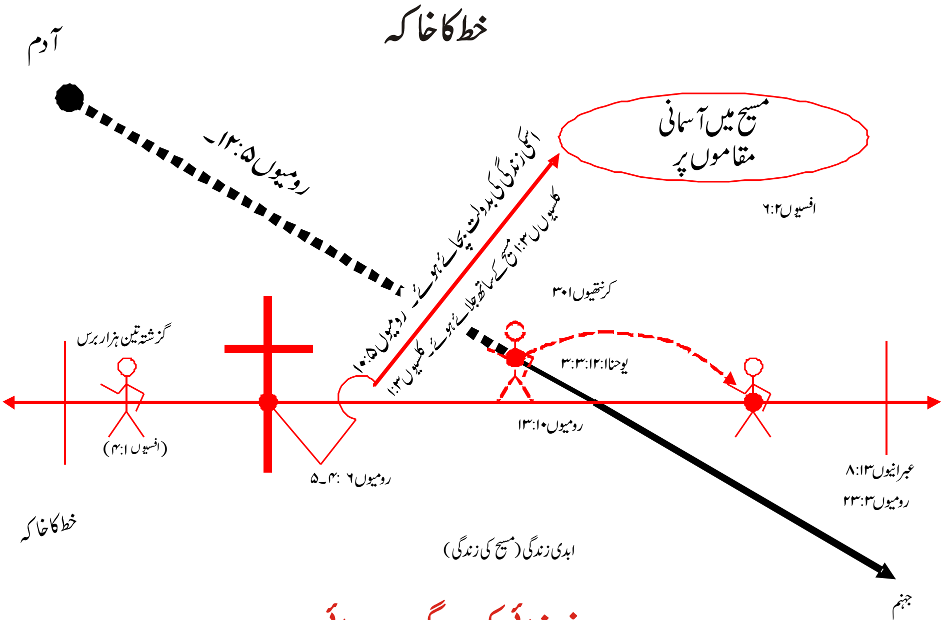

خودنمائی کی زندگی سے رہائی

جب کوئی دیکھ لیتا ہے کہ خدا کیونکر مسئلہ کی جڑ یعنی خودی کی حکومت کونیست کرنے پر قادر ہے تو یہ نفسیاتی اور جسمانی علامات غائب ہونا شروع ہو جاتی ہے۔خط کا خاکہ موت اور زندگی کے اصول پر روشنی ڈالتا ہے یعنی باطنی تصفیے کیلئے خدا کا طریقہ

متوازی خط ابدی زندگی کو پیش کرتا ہے یعنی مسیح کی زندگی کو۔ابدیت کا اشارہ اسکی طرف ہے جسکی ابتدا یا انتہا نہ ہو۔ابدیت وقت

کی حد سے باہر ہے۔چونکہ مسیح خدا ہے سو وُہ ہمیشہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔اسکی زندگی کل آج اور ابد تک یکساں ہے۔(عبرانیوں ۱۳:۸) جیسے خط کی بائیں طرف دکھایا گیا ہے۔مسیح مجسم ہوا (یوحنا ۱:۱۴) اور کوئی ۳۳ برس انسانی بدن میں رہا۔ پھر مصلوب ہوا۔ دفن ہوا اور تیسرے روز مردوں میں سے جی اٹھا۔(۱۔کرنتھیوں ۱۵:۳۔۴) وُہ ہمیشہ زندہ ہے (عبرانیوں ۷:۲۵) غور فرمایئے کی ءایماندار کے لئے ابدی زندگی محض حال اور مستقبل کی حقیقت ہی نہیں بلکہ اس میں ابدی ماضی بھی شامل ہے۔جب تک ہم نئے سرے سے پیدا نہ ہوں ، ہم مسیح کی زندگی یعنی ابدی زندگی میں نہیں ہیں۔لیکن ہم آدم کی روحانی لحاظ سے مردہ زندگی میں ہیں۔یہ دیکھنا مشکل نہیں کی اگر ہمارے آباؤ اجداد میں سے جنہیں خاکہ کے خط پر چھوٹے متوازی خطوط کھینچ کر پیش کیا گیا ہے کوئی ایکنہ ہوتا تو ہم بھی نہ ہوتے۔ہماری جسمانی زندگیوں کی ابتدا آدم سے ہوئی۔پس جو اس پر بیتا سو ہم پر بیتا۔جب اس نے گناہ کیا تو ہم نے گناہ کیا جب وہ موا (روحانی لحاظ

سے) تو ہم بھی موے۔ جیسے اگر ہمارے دادا کا والد بغیر کسی اولاد کے مر جاتے تو ہم بھی ان میں مر چکے ہوتے۔ پس چونکہ روحانی موت خدا سے جدائی ہے اسلئے ہم سب روحانی اعتبار سے مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں اپنے گناہوں کی معافی درکار ہے۔ مگر ہمیں زندگی کی بھی ضرورت ہے خداوند یسوع مسیح ان دونوں ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے آیا۔

ہمارے گناہوں کی خاطر مرنے اور ہمیں جی اٹھنے والی زندگی دینے سے اس نے ان دونوں ضروریات کو رفع کیا تا کہ ہم خوشحال زندگی پائیں (یوحنا ۱۰:۱۰) اگر آپ مسیحی ہیں تو یہاں تک تو آپ آگاہ ہیں۔

ذیل میں وہ حقائق مندرج ہیں جن سے شاید آپ آگاہ نہ ہوں۔

ایماندار کے لئے جسمانی موت اس دنیا میں زندگی سے اور گناہ کی موجودگی سے نکل کر فردوس میں اور خدا کی موجودگی میں جانے کی گزرگاہ ہے۔ اسی کی مانند ایک اور طرح کی موت آدم کی گناہ آلود زندگی سے نکل کر مسیح کی ابدی زندگی میں داخل ہونیکی گزرگاہ ہے۔

جب کوئی نئے سرے سے پیدا ہو جاتا ہے تو آدم میں پرانی زندگی سے مر کر مسیح کی زندگی میں پیدا ہو جاتا۔ گویا آدم کی زندگی کا مسیح کی زندگی سے تبادلہ ہو جاتا ہے۔

جب ہم مسیح کو قبول کرتے ہیں تو وہ ہماری زندگیوں میں آتا ہے اور ہم نئے سرے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر بات یہاں تمام نہیں ہوتی۔ ہم مسیح کی زندگی میں بھی شریک کئے جاتے ہیں۔ یعنی ابدی زندگی میں رومیوں ۶:۳ میں لکھا ہے کہ ہم صرف مسیح یسوع کی زندگی میں ہی بپتسمہ نہیں لیتے۔ بلکہ اسکی موت میں بھی۔ ہم ایک ہی وقت میں دو متضاد زندگیوں میں نہیں رہ سکتے۔ یعنی آدم کی اور مسیح کی زندگی میں۔

جب ایمان کے وسیلے سے مسیح کو قبول کرتے ہیں تو اسکے معنی ہیں کی صلیب پر اسکی موت ہمارے گناہوں کی قیمت شمار کی جاتی

ہے۔ مگر اس سے اور بھی بہت کچھ مراد ہے۔ اس کا یہ بھی مفہوم ہے کہ ہم ایک نئی زندگی میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایک ایسی زندگی میں جو ابدی ماضی اور ابدی مستقبل کی وسعتوں کو چھوتی ہے۔ ایک اور انداز میں اسے یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ ہم آدم میں اپنے عروج و زوال یا سیرت کا تبادلہ مسیح کی ابدی سیرت سے کر لیتے ہیں۔ ایک نئے خاندان کو ہم وارثت میں پاتے ہیں۔ مسیح کی زندگی میں شریک ہونے سے ہم اسکی موت، دفن ہونے، جی اٹھنے آسمان پر صعود فرمانے اور آسمانی مقاموں پر بٹھائے جانے میں شریک ہوتے ہیں (رومیوں ۶:۳۔۶، گلتیوں ۲:۲۰ افسیوں ۲:۶) مسیح کی فقط ایک ہی زندگی ہے اور یہی زندگی ہم نئی

پیدائش کے وقت پاتے ہیں(۱۔یوحنا۵:۱۱۔۱۲)

جب تک ہم شخصی ایمان کے تجربہ سے معلوم نہ کرلیں کہ ہم مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے، ہم اپنی پرانی خودی کی زندگیوں میں سیکھے ہوئے حربوں کو کام میں لاتے ہوئے مسیح کے لئے زندگی گزارنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور وہ تصادمات اور لڑائیاں جو آدم میں ہماری سیرت سے پھوٹ نکلتی ہیں ہمیں پریشان کرتی اور شکست دیتی رہیں گی۔لیکن جب ایمان کے وسیلہ سے صلیب پر مسیح کی موت اور جی اٹھنے میں شامل ہوکر اسکے ساتھ آسمانی مقاموں پر بیٹھ جائیں گے تو فقط اسی وقت ہم درحقیقت نئی زندگی میں چل سکیں گے۔(رومیوں۶:۴)اس مقام پر پرانی چیزیں جاتی رہتی ہیں دیکھو سب نئی ہو جاتی ہیں(۲۔کرنتھیوں ۵:۱۷)

صلیب کا تجربہ(تجرباتی طور پر مسیح کے ساتھ اپنی صلیبی موت اور جی اٹھنے کا فہم)ایسی زندگی میں داخل ہونے کی گزرگاہ ہے جو روح کے تابع ہو۔(گلتیوں۵:۱۶)یہ موت سے زندگی اور شکست سے فتح کا اصول ہے۔یہ ایماندار کی زندگی میں دکھ کا مقصد اور جواز بھی ہے۔راہ صلیب اور صلیب بذات خود دکھ سہنے کی راہ ہے۔مگر یہی وہ راستہ ہے جو دکھ کو تمام کرنے کی جانب رہنما ہے۔

کیا آپ باطنی تصادم یا کشمکش اور مسلسل شکست سے اس حد تک بیزار ہیں کہ آپ ایمان کے وسیلہ سے اسے ختم کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ جو ہیں اس سب سے مرنے کو راضی ہیں تاکہ وہ سب جو مسیح ہے اس میں زندگی بسر کرسکیں؟اس کے لئے آپکو خودی کی زندگی کا مسیح کی زندگی سے تبادلہ کرنا ہوگا اور روح القدس سے بھرنا اور اسکے اختیار میں رہنا ہوگا۔جسے یہ کرنا منظور نہیں وہ جسم کے مطابق چلتا رہے گا۔اسکی زندگی میں تصادم، کشمکش، مصیبت اور شکست مسلسل رہے گی اور وہ روح کو رنجیدہ کرتا رہے گا۔

نجات کیلئے دعا

اگر آپ اپنی راہوں کے باعث روحانی اذیت سے اکتا چکے ہیں تو سنہری موقع ہے کہ آپ اپنی راہوں اور فہم پر تکیہ کرنا ترک کردیں۔اپنی زندگی کو مسیح کے حوالے کریں۔وہ یقیناً آپ کو گناہوں سے چھٹکارہ دے گا۔اگر آپ نے کبھی مسیح کو اپنی زندگی

میں آنے کی دعوت نہیں دی اور اسے اپنا شخصی نجات دہندہ نہیں مانا تو آپکی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ ابھی اسے قبول کیجئے۔

خداوند یسوع آپکو روحانی پیدائش دینے کے وسیلہ سے نیا مخلوق بنائے گا۔مندرجہ ذیل دعا کو خلوص دل سے

کرنے کے باعث آپ نئے سرے سے پیدا ہو سکتے ہیں۔

اے پروردگار ابدی اور مہربان خدا! میں اقرار کرتا ہوں کہ گنہگار رہوں۔ مجھ سے گناہ سرزد ہوئے ہیں کیونکہ میں ابھی تک پہلے آدم کی زندگی میں ہوں۔ میں ایمان لاتا ہوں کہ تو نے اپنے اکلوتے بیٹے خداوند یسوع مسیح کو بھیجا تا کہ وہ میرے گناہوں کی خاطر اور میری جگہ صلیب پر دکھ اٹھائے۔ میں اسکے مردوں میں سے جی اٹھنے کو مانتا ہوں اور ایمان لاتا ہوں کہ وہ آج زندہ ہے۔ میں اس لمحہ اپنی روح میں اسے اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرتا ہوں۔ میں جو ہوں، جو میرے پاس ہے اور جو میں ہوں گا وہ سب تیرے حوالے کر دیتا ہوں۔ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ میں مسیحی زندگی اپنی خود پسند راہوں کے مطابق بسر کرنے سے باز آتا ہوں۔ مجھے بچانے کیلئے تیرا شکر ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آمین۔

شناخت کی دعا

اگر آپ نے نجات کیلئے دعا کی ہے تو بلاشبہ آپ نئے سرے سے پیدا ہو چکے ہیں کیونکہ خدا کا وعدہ ہے کہ وہ سب جو مسیح کو قبول کرتے ہیں وہ انہیں اپنے بچے بننے کا حق بخشتا ہے (یوحنا ۱:۱۲) اب چاہے آپ نے نجات کیلئے ابھی دعا کی یا ماضی میں، مسیح میں فتح اور اطمینان کی زندگی بسر کرنے کیلئے آپ سنجیدگی سے مندرجہ ذیل شناخت کی دعا کر سکتے ہیں اس دعا کے موثر ہونے کیلئے خودی کی زندگی سے بیزاری لازم ہے۔ یہ بھی لازم ہے کہ آپ کو روح القدس نے قائل کیا کہ آپ نے مسیحی زندگی اپنے زور سے بسر کرنیکی کوشش کی اور اب آپ اپنی زندگی پر قابو کو ترک کرنے کیلئے تیار ہیں۔۔۔۔۔

یوں دعا کیجئے۔

اے باپ! میرے گناہوں کو معاف کرنے اور مجھے آدم کی زندگی سے نکال کر مسیح کی زندگی میں داخل کرنے کیلئے تیرا شکر ہو۔ اب مسیحی ہونے کے باعث میں ایمان لاتا ہوں کہ میں اسکیساتھ مصلوب ہوا تھا۔ اسکے ساتھ دفن ہوا تھا اور اسکے ساتھ جلایا گیا تھا اور یہ بھی کہ میں اسکے ساتھ تیرے دہنے ہاتھ بیٹھا ہوں۔ اس لمحہ سے میں انتخاب کرتا ہوں کہ تیرا بیٹا یسوع مسیح مجھ میں اور میرے وسیلہ سے اپنی زندگی بسر کرے۔ میں اپنے آپکو گناہ کی طرف سے مردہ اور تیری طرف سے زندہ خیال کرتا ہوں۔ میری منت ہے کہ جب کبھی میں مسیح میں اپنی موت کو بھولوں تو روح القدس مجھے یاد دلائے تا کہ میں مسیح کی زندگی اسکے لئے اپنی انسانی عقل اور زور سے جینے کی کوشش نہ کروں۔ میں اپنی تمام زندگی کو راستبازی کا ہتھیار ہونے

کیلئے پورے طور پر تیرے حوالے کر دیتا ہوں۔ کاش کہ میں اپنے اعضا میں سے کسی کو گناہ کیلئے استعمال

ہونے کی اجازت نہ دوں۔ مسیح اور اسکی زندگی کو میرے لئے حقیقی بنانے کیلیئے تیرا شکر ہو۔ میرے وسیلہ سے
اپنے آپکو جلال دے۔ میں یہ دعا یسوع
کے نام میں کرتا ہوں۔
آمین۔
نوٹ! اس کتابچہ میں حوالہ جات مقدس بائبل میں سے، یوحنا رسول کی انجیل اور خط سے اور پطرس رسول
کے خطوط اور پولس رسول کے خطوط سے لئے گئے ہیں۔۔۔۔۔
مزید معلومات کیلیئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

ڈاکٹر چارلس آر۔ سولومن گریس فیلوشپ انٹرنیشنل (GFI) کے (Founder & President)
ہیں۔ Christ-Centered Approach to Counseling یعنی
Spirituotherapy کے 1969 سے موجد بھی ہیں۔ ڈاکٹر سولومن نے 10 کتب لکھی ہیں جن کے
نام یہ ہیں۔

(1)Handbook to Happiness (2) The Ins and Outs of Rejection
(3) Counseling with the Mind of Christ (4) Handbook to
Acceptance (5) Gems and Jargon
(6) Handbook to Happiness in You (7) A Spiritual Clinic

کاپی رائٹ 2000-1996 گریس فیلوشپ انٹرنیشنل۔

آپ (Wheel & Linetract) کی کاپی حاصل کرنے کیلیئے گریس فیلوشپ انٹرنیشنل سے رابطہ کر
سکتے ہیں۔

Address: P.O Box 368 Pigeon Forge TN 37868 U.S.A

Tel: 423-429-0450 / Fax: 423-429-0144

ہماری ویب سائٹ پر تشریف لائیے۔

www.gracefellowshipintl.com

email: chuckgfi@aol.com